میں اعتدال وتوازن برقرار رہے۔اسی طرح نصاب تعلیم میں قرآن کو بنیاد بنانے سے کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا ،مگراس میں بھی اعتدال کی ضرورت ہے۔قرآن کو بنیاد بنانے کے یہ معنیٰ نہ ہوں کہ شریعت کے دوسرے ماخذ نظرانداز ہوجائیں۔

مجموعی اعتبار سے زیرتبصرہ کتاب فکرفراہی کے تعارف کے سلسلے میں ایک عمدہ پیش کش اور قابل مطالعہ ہے۔امید ہے کہ قرآن سے دل چسپی رکھنے والے حضرات اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔ (محمد جرجیس کریمی)

تذکرہ حضرت مولانا محمد مظہر نانوتویؒ — نورالحسن راشد کاندھلوی

ناشر:مفتی الٰہی بخش اکیڈمی، کاندھلہ،ضلع مظفرنگر، یوپی، ۲۰۰۷ء، ص:۱۹۲، قیمت: ۷۰روپے۔

مجاہدآزادیٔ ہندمولانامحمدمظہرنانوتویؒ (م۱۸۸۵ء) جدید ہندوستان کے مایہ ناز سپوت گزرے ہیں۔ برصغیرہند کےمشہورعلمائے دین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔علمی آثارو خدمات، جنگ آزادی میں شرکت اور بالخصوص مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور میں بیس سالہ تدریسی وانتظامی خدمات کے حوالہ سے ان کی شخصیت معروف ہے۔زیرنظرکتاب میں مولانا کی علمی وعملی زندگی اورحیات وخدمات سےمتعلق مکمل تفصیلات جمع کردی گئی ہیں، تاکہ نئی نسل کے نوجوان،علما اورتاریخ سے دلچسپی رکھنے والے ان سے واقف ہوسکیں اور دعوت واصلاح کا کام کرنے والوں کوجذبۂ عمل اورحوصلہ مل سکے۔

اس کتاب میں مولانا محمد مظہرنانوتوی کی حیات اورعلمی آثاروخدمات پر مفصل اورسیرحاصل بحث کی گئی ہے۔اس کی تالیف میں نوادرات، مدرسہ کی روداداورمولانا کے پس ماندگان سے حاصل کردہ معلومات سے فائدہ اٹھایا گیاہے۔تفصیل سے ولادت،تعلیم و تربیت،اساتذہ سےکسب فیض، ملازمت،تحریک ۱۸۵۷ء میں شرکت، اسفارِحج،تلامذہ کا تعارف، کتابوں کی تصحیح و طباعت، مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور سے وابستگی اور وہاں کی تدریسی وانتظامی خدمات،اخلاق وکرداراوراخلاص وایثارکا تذکرہ کیا گیاہے۔مولانا کے کئی شاگردوں کوکافی شہرت ملی، مثلاً مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، علامہ شبلیؒ،مولاناعبدالحق